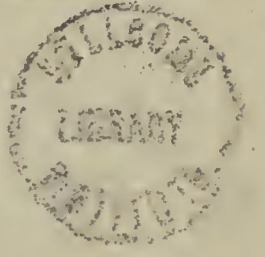


فیہ کتابیں و رسمیں



درین می باشد که شوق کتب طیب





بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالفعل کنیتی میں حسب کیفیت گذرانیدہ جناب مولوی مظہر علی صاحب تعلقہ
 میوہ اتفاق رائے تعلقہ اران عالی وقار ضلع سیتا پور بحضور جناب تاس صاحب
 بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع مذکور کے یہ امر قرار پایا کہ کاشتکاران دیہات بیاعت عدیم ^{صتی} الف
 اور کم فہمی اپنی کے حالت مرض میں رجوع بمعالجہ نہیں لاتے ہیں اور بیان مرض
 کسی طبیب سے صحیح نہیں کرتے ہیں یا بدون معالجہ مبتلا سے مرض رہتے ہیں یا
 کسی ناواقف کو اپنا معالج بناتے ہیں اگرچہ چند طبیب فی تحصیل باہن مراد مقرر
 کیے جائیں کہ اپنے اپنے حلقہ مفوضہ میں مریضوں کی خبر گیری کیواسطے ہر روز دور
 کرتے رہیں اور انکے معالجہ اور استفسار مرض میں مستعد اور آمادہ رہیں اور جو کچھ کہ
 دوائے مریضان اور تنخواہ اطباء میں صرف ہو وہ بحساب فی ہل کسی قدر کاشتکاران
 سے بذریعہ تعلقہ اران کے وصول اور خزانہ سرکار میں جمع ہو کر حسب موقع صرف



ہوتا رہے نہایت بہتر اور پسندیدہ ہر خاص و عام بلکہ موجب رفاه عام ہو گا فی الحقیقت
اس صورت میں کاشتکاران اور باشندگان دیہات کہ اپنے معالجہ سے بوجہ نا فہمی
کے غافل رہتے ہیں باناد واقفین کو اپنا معالج بناتے ہیں غفلت معالجہ سے نہیں کر سکتے
ہیں اور رجوع باناد واقفین بھی نہیں لاسکتے ہیں چونکہ عہدہ الضعیف سید مشرف حسین
عفی عنہ خلف حکیم سید امام بخش عرف حکیم کلہو صاحب مرحوم مغفور خیر آبادی کہ نہایت
حسامتہ نقاداران این ضلع اور حکام عالی مقام کا ہو کیونکہ طریقہ طبابت کا
جس طرح پر خاندان اس خاکسار میں قدیم سے چلا آتا ہوا اب محض اُنکے طفیل
اور مددگاری سے آج تک بدستور جاری ہے یعنی کئی پشت سے پیشہ طبابت کا
خاندان اس کمترین میں برابر چلا آتا ہوا اور نفع غربا مریضوں کو بوجہ معالجہ اور
عطاے دوا و غذا کے تمام تر ہونچتا ہوا بن وجہ ہمیشہ سے وجوہات معاش
حسب دلخواہ منجانب حکام مقرر رہے چنانچہ جو پیش نقد می اور ارٹھی دیہات
معافی والد مرحوم کے نام سے مقرر تھی تاحیات اُنکے بدستور جاری رہی بعد
انتقال اُنکے وجوہات مقررہ مسدود ہوئے اسوقت بھی یہ خاکسار اگرچہ کارروائی
معالجہ میں تمام تر مصروف رہتا تھا اور اپنے مصارف ذاتی میں کمی کر کے دوا اور غذا
مریضوں کو پہونچانا ضروری اور موجب ثواب جانتا تھا مگر بوجہ مسدود ہوجانے وجوہات
معاش کے باقی رہنا ان مصارف کا کہ علاوہ دوا اور معالجہ مریضان کے تکفل اور
نومہ داری نان نفقہ بچا پس ساتھ آدمی کا اپنے متعلق ہی نہیں معلوم ہوتا تھا اسوجہ سے

نہایت تردد اور انتشار خاطر و اسکی رشتہ تھا پس جمیع تعلقہ اران این ضلع حسب تفصیل
 ذیل بوجہ ملو مہتی اور دریا دلی اپنی کے باقی رہنا اس کار خیر کا موجب حسنت جانکر
 چیم سو روپیہ سالانہ بنام اس خاکسار کے بحساب فی ہزار ایک روپیہ اپنی مالگزاری
 پر تجویز فرما کر واسطے جمع ہونے خزانہ میں درخواست بحضور جناب تاس صاحب بہادر
 ڈپٹی کمشنر و جناب ریٹ صاحب بہادر کمشنر و جناب بیرو صاحب بہادر فیضان شل کمشنر
 دام اقبالہم کے ہنگام دربار عام مقام میلہ خیر آباد میں پیش کی و جناب ڈپٹی مرزا
 عباس بیگ صاحب بہادر نے زبان فیض ترجمان سے حرف بحرف پڑھ کر سنایا
 و اجرا اس کار خیر کا موجب حسنت جانکر سعی بلیغ سے اس خاکسار کو ممنون
 احسان فرمایا صاحبان موصوفین نے بالاتفاق بقدر حسنت و رفاہ عام کے حکم
 جمع ہونے خزانہ میں زر چندہ مذکور کی نسبت بمنظوری صاحب اکوئنٹ جنرل بہادر
 صادر فرمایا و بمزید توجہات مربیانہ و عنایات خاندانہ کے سند دستخطی بھی اس
 فدوی کو مرحمت فرمائی چنانچہ توجہ حکام عالی مقام و تعلقہ اران فدوی الاحشام کے
 ابتداء ۱۴ جولائی ۱۲۸۷ء سے زر سالیانہ فدوی کو ملتا ہوا اور بدستور قدیم
 ہو کر دوا اور معالجہ مرصیان میں مصروف رہتا ہوا واسطے ترقی اقبال حکام
 والا منزلت اور تعلقہ اران عالی ہمت کے کرتا ہی بجز دریافت کیفیت کیسی ہذا دربار
 تقرری اطباء کے حسب ارشاد جناب تاس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دام اقبالہم
 بغرض رفاہ عام یہ امر تجویز کیا کہ اگر ضروریات مسائل کلیہ معالجات بطور

دستور العمل کے لکھکر بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور بخدمت تعلقہ داران
دریاد دل کے گزرائی جاوین اور بموجب حکم صاحب بہادر اور تعلقہ داران عالی قدر
کے ایک ایک دستور العمل ہر طبیب کو دیا جاوے تاکہ مطابق اُسکے بانتراع
جزئیات کار بند رہیں نہایت مناسب اور معین معالجہ اطباء اور مفید مرضی اور
مقبول ہر خاص و عام ہوگا لہذا مسائل ضروریہ کلیات معالجات قانون شیخ الریاء
اور شرح حکیم علی جیلانی اور شروح موجزو وغیرہ سے استنباط کر کے عبارت
متعارفہ تحریر کرتا ہوں بنظر اس بات کے کہ عبارت عربی سے مفہوم صرف
انتفاع خواص ہی اور اردو بہ نسبت ہر خاص و عام کے مفید عام و عام فہم ہو
اگرچہ تعبیر ان مضامین کی زبان عربی آسان تر تھی عبارت اردو سے او
اسم اس رسالہ کا تحفۃ الاطباء قانون علاج مرضی قرار دیا گیا ہے

تفصیل تعلقہ داران موصوفین و ام اقبالہم			
اسماے تعلقہ داران	نام علاقہ	اسماے تعلقہ داران	نام علاقہ
راجہ امیر حسن خان صاحب	محمود آباد	راجہ عباد علی خان صاحب	بلہرہ
محمد تھیل حسین خان صاحب	بھٹوانو	مرزا مہدی حسن خان صاحب	کنوان کھڑہ
ٹھاکر گمان سنگھ صاحب	رامپور پتھر	برادر نواب مجید علی خان صاحب	
مرزا محمد آغا جان صاحب	اورنگ آباد	ٹھاکر جواہر سنگھ صاحب	بسی ڈیہ
مولوی منظر علی صاحب	مہیوا	میر محمد حسین خان صاحب	کلی

اسماء تعلقہ داران	نام علاقہ	اسماء تعلقہ داران	نام علاقہ
راجہ محمد شمشیر بہادر	پروسا	ٹھاکر مادھو سنگھ صاحب	راجہ کرنل
مرزا احمد علی بیگ صاحب	قطب نگر	ٹھاکر منون سنگھ صاحب	اولدہ
راجہ انزومہ سنگھ صاحب	اوہل	راجہ شیونخش سنگھ صاحب	کیشور
ٹھاکر امیری سنگھ صاحب	کانھ مو	ٹھاکر فضل علی صاحب	اکبر پور
لالہ سیتا رام صاحب	بھجو پور	سیٹھ سیتا رام صاحب	مغز الدین پور
ٹھاکر اننت سنگھ صاحب	رامپور کلان	رگھو دیال صاحب	
ٹھاکر منون سنگھ صاحب	سدھو پور	چودھری محمد بخش صاحب	سردا
راجہ جگناتھ سنگھ صاحب	وزیر نگر	ٹھاکر رنجیت سنگھ صاحب	ڈکلبا
ٹھاکر گنگا بخش سنگھ صاحب	سرورہ	ٹھاکر مہیت سنگھ صاحب	مہربہ
ٹھاکر دیپ سنگھ صاحب	بنیا مو	راجہ رگھو راج سنگھ صاحب	راجپور
چودھری رام نرائن صاحب	سبارک پور	ٹھاکر بھوانی دین صاحب	نیل گاؤن
محمد رمضان صاحب	کھدیان	ٹھاکر کالکا بخش صاحب	سریان
ٹھاکر کالکا بخش صاحب	رام کوٹ	ٹھاکر لالتا پرشاد صاحب	بھدوٹہ
ٹھاکر گنگا بخش صاحب		ٹھاکر بھگونت سنگھ صاحب	کیشو پور
ٹھاکر مہنی سنگھ صاحب	سیمپار پور	ٹھاکر گیار دین سنگھ صاحب	شیر پور
ٹھاکر منون سنگھ صاحب	برج پتہ	ٹھاکر لبدیو سنگھ صاحب	ریہار

اسماءے تعلقداران	نام علاقہ	اسماءے تعلقداران	نام علاقہ
ٹھا کر خرم سنگھ صاحب	شجولیا	ٹھا کر بختاؤر سنگھ صاحب	بیہت
ٹھا کر دیو سنگھ صاحب	جرگوان	ٹھا کر پورن سنگھ صاحب	بیہت
ماوہو سنگھ صاحب		ٹھا کر بختاؤر سنگھ صاحب	نیری
ٹھا کر رتن سنگھ صاحب	جیرام پور	ٹھا کر گہریت سنگھ صاحب	کچورہ
ٹھا کر گوپال سنگھ صاحب	بنانوان	کنور شیو بخش صاحب	بھٹ پورو
ٹھا کر فواز سنگھ صاحب	برگادان	کنور اندھوت سنگھ صاحب	برگادان
کنور دیپ سنگھ صاحب	برگادان	کنور شکر سنگھ صاحب	برگادان
ٹھا کر موہن سنگھ و امیری سنگھ صاحب	مدنا پور	ٹھا کر ظالم سنگھ صاحب	بیہت
ٹھا کر ہلو ان سنگھ صاحب	کشیارہ	ٹھا کر بھیکم صاحب	بیہت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس حکیم علی الاطلاق کو سزاوار کہ جسکے ادراک ذاتی سے عقل انسان عاجز اور نار سہا ہوا اور اس نثر کا بعینہ یہ نظم ہر شعر

عینِ دراکست عاجز ماندن از ادراک او	کار ما عجزست آخر کار و سر کار ما
گنگ میگرد زبان اہل عرفان ز ہنقام	ما عرفنا گفت اینجا سید ابرار ما

اور صلوٰۃ اُس نبی مُرسل پر واجب الارسال ہو کہ جسکا سلوک طریقہ عوارضِ جہل ذاتی میں موجب نجات اور شفا کا اہمراز ہو اور یہ مضمون اُسی پر موزون ہر نظم

حق اندر شان تشبہی محمد نام خود فرمود	محمد غیر حق نبود بچشم ذوق عرفانی
چہ دست وادہ یارب بظرف آن عظیم نشان	کہ انی عبذہ گوید بجائے قول سبحانی

و علی آکہ واصحابہ الذین ہم خیر الحکماء مخفی نہ رہے کہ اس رسالہ میں تین فصلیں ہیں باین وجہ کہ علاج مرضی منحصر ہی تین چیز پر اول تیسرے

دوم ادویہ ستوم اعمال بالید فضل اول معنی تدبیر کے یہ ہیں کہ اسباب
ستہ ضروریہ میں تصرف کیا جاوے اُس طریق پر کہ مطابق صحت کے ہو اور حکم تدبیر
کا من حیث الکلیفۃ مثل حکم ادویہ کے ہر کیونکہ تاثیر اسباب ضروریہ کی بدن میں
تسخیناً اور تبریداً مانند تاثیر ادویہ کے ہر از انجملہ غذا ہر واسطے اُسکے یہاں چند قانون
مخصوص ہیں قانون غذا ہجران میں اور انتہائے مرض میں منع ہوتا کہ طبیعت
بواسطہ مشغول ہضم غذا کے دفع مرض سے باز نہ رہے قانون غذا نوبت تب
میں ممنوع ہوتا کہ کرب بسبب حرارت طبع کے زیادہ ہو قانون غذا قلیل غذا
اگرچہ مقدار میں زیادہ ہو اُس شخص کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا قوی رکھتا ہو اور
بدن اُسکا اخلاط کثیرہ اور ردیہ سے ممتلی ہو پس بباعث مشغول ہونے معدہ
کے غذا سے کثیر المقدار میں رفع اشتہا کما ینبغي ہوگا اور بسبب قلت تغذیہ کے
کثرت اور زورات اخلاط کی ہوگی قانون غذا قلیل المقدار اگرچہ غذائیت
میں زیادہ ہو اُس مریض کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا ضعیف رکھتا ہو اور بدن
اُسکا غذا کا محتاج ہو پس بہ سبب قلت مقدار غذا کے ممکن ہوگا ہضم اُسکا اور
بوجہ کثرت تغذیہ کے قوی ہوگا بدن اُسکا قانون غذا مقدار میں اور غذائیت
میں کم اُس جگہ چاہیے کہ امتلا سے بدنی اور ضعف ہضم و دونوں جہان مجتمع
ہو وین قانون غذا کثیر کمیت میں اور کیفیت میں اُس شخص کو چاہیے کہ ارادہ
ریاضت قویہ کا رکھتا ہو قانون جب کہ قوت مریض کی غذا سے طبی التحلیل کے

ہضم پر قادر نہ ہو غذا اے لطیف سریع النفوذ دینی چاہیے قانون جس جگہ تبلیہ
 اور کند ہونا جس عضو کا مقصود ہو غذا اے غلیظ بطبی النفوذ دینا چاہیے اگر
 خوف تکون سدہ کا نہ ہو والا فلا قانون تناول غذا اے لطیف کا غذا اے غلیظ
 پر نہ چاہیے کیونکہ لطافت باعث سرعت ہضم اور غلظت موجب بطور ہضم کا نہیں
 غذا اے لطیف نہ ہضم بسبب اپنے فرط توقف سے باعث انسداد مسلك کے
 غذا اے غلیظ غیر ہضم کی وجہ سے قاسد ہو کر باعث فساد غلیظ کی ہوگی قانون غذا
 اگرچہ دوست قوت کی ہو کیونکہ مادہ قوت کا حاصل ہوتا ہی غذا اے صالح سے مگر
 عدد قوت کی ہو بسبب دوستی غذا کے بہ نسبت مرض کے کہ وہ عدد قوت کا ہی
 اس وجہ سے کہ غذا حالت مرض میں ہضم کامل نہیں ہوتی ہو اور باعث زیادتی
 سبب مرض کی ہوتی ہو پس استعمال کرنا غذا کا اس مرض میں نہ چاہیے کیونکہ
 بمضمون صدیق العدد و عدد غذا بواسطہ صداقت مرض کے عدد قوت کی
 ہو لیکن بنظر ضرورت تقویت کے مضائقہ نہیں قانون جس جگہ منہاے مرض
 طویل ہوتا ہو احتیاج قوت کی ہوتا کہ برداشت کثرت مقادیر
 مرض اور مصارعت کثیرہ کی کرے اسی وجہ سے حاجت قوت کی امراض مزمنہ
 میں اکثر ہوتی ہو قانون جب کہ منہاے مرض قریب ہووے قوت
 غذا اے گذشتہ کے اعتماد پر تقلیل غذا ہونی چاہیے قانون جب کہ
 منہاے مرض روز چارم یا سوم میں ہووے کیونکہ بقاے قوت اس مدت میں

ظاہر ہر حاجت تغذیہ کی نہیں ہوتی ہر اگر قوت تحمل ہو ورنہ غذا واجب ہر اگر جب
 بھران میں ہو فصل دوم علاج بالادویہ میں اور اس میں تین فائدہ مذکور
 ہیں فائدہ اول اور وہ شتمل ہر تین قانون ہر قانون اول اختیار کرنا
 کیفیت دوا کا بعد شناخت نوع مرض کے چاہیے تاکہ وہ دوا کہ جو کیفیت ضد مرض
 کی ہر اختیار کیجاوے کیونکہ علاج نہیں ہوتا ہر مگر ساتھ ضد کے اسی واسطے
 مرض حار میں دوا بار دوا اور بار دوا میں حار و سجاتی ہر قانون دوم اختیار کرنا
 کثرت دوا کا یعنی وزن دوا اور درجہ کیفیت دوا بوجہ بوجہ دس چیزوں
 کے حاصل ہوتا ہر اول طبیعت عضو اور وہ متضمن ہر چار چیزوں کے تین
 اول مزاج عضو پس جبکہ مزاج صحتی اور مرضی عضو کے دریافت ہو جانے
 سے مقدار خروج کا مزاج اصلی سے معلوم ہو جاوے دوا اس وزن پر اور
 اس درجہ کیفیت کی اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے عضو مزاج عارضی سے
 منحرف ہو کر اپنے مزاج اصلی کی طرف رجوع کرے مثلاً جب وقت مزاج صبح عضو کا
 بار دہوے مانند دماغ کے اور عارض ہووے مزاج حار اسکو تبرید کثیر دینی
 چاہیے کیونکہ اس صورت میں عضو مزاج اصلی اپنے سے انحراف تام رکھتا ہووے
 اگر ہووے مزاج حار مانند قلب کے اور عارض ہووے مزاج حار اسکو اس
 تقدیر پر تبرید قلیل کفایت کر سکتی ہر دوم خلقت عضو پس عضو متخلف یعنی وسیع لہام
 مثل ربہ کے قناعت کرتا ہر اس دوا پر کہ ضعیف ہووے وزن و درجہ کیفیت میں

کیونکہ نفوذ دوا کا باطن عضو متخلخل میں بسہولت ہوتا ہے اسی طور پر عضو مجوف بھی
مانند عروق کے دوائے ضعیف پر قناعت کرتا ہے بخلاف عضو محکف یعنی خنجر لہام
مثل کلیہ کے کیونکہ وہ محتاج ہو دوائے قوی کی طرف بسبب تعبیر نفوذ دوا کے نہیں
اسی طرح پر عضو مصمت بھی مثل اعصاب اطراف بدن کے دوا قوی چاہتا ہے
سوم وضع پس جو عضو کہ قریب ہو منفذ دوا سے مثل معدہ کے اسکو
کفایت کرتی ہو وہ دوا کہ جسکی قوت مقابل مرض کے ہووے کیونکہ قوت دوا
کی عضو قریب میں پہونچنے تک باقی رہتی ہے اور وہ عضو کہ جو بعید ہو منفذ دوا سے
مثل کبد کے محتاج اس دوا کا ہے نفوذ میں کہ جو قوی تر ہو مرض سے تاکہ
قوت اسکی منکسر نہ ہو جاوے عضو بعید میں پہونچنے تک چہارم قوت عضو
پس عضو ذکی اس مثل چشم کے اور شریف مانند ریہ کے اور رئیس مانند قلب اور
کبد کے امراض میں دوائے قوی اور تبیرید زائد منع ہے کیونکہ یہ اعضا تحمل درود
اور یہ قویہ کا نہیں رکھتے ہیں اور تبیرید مفرط باعث انطفائے حرارت غریزی کا
ہو مخفی نہ رہے کہ تحلیل مواد کا ان اعضا سے بدون اختلاط قوا البض کے
ناجائز ہو تاکہ قوت انکی تحلیل سے محفوظ رہے ووم مقدار مرض پس مرض
ضعیف میں دوائے ضعیف اور مرض قوی میں دوا قوی چاہیے کیونکہ خروج
دوا کا اعتدال سے بقدر خروج مرض کے ہو اعتدال سے سوم جنس مریض
پس ذکر میں دوا قوی و بجاتی ہو ورنہ قوت دوا کی بعد منکسر ہو جانے کے

قوت ذاتیہ ذکور سے بقدر مقابلہ مرض کے باقی نرہنگی اور اثاث میں احتیاج دہلے
 قوی کی نہیں ہو بلکہ بقدر مقابلہ مرض کے کفایت کرتی ہو چہاں مہم سن مریض پس
 شباب میں دوا قوی دینی چاہیے اور شیخوخت میں دواے قوی کی حاجت
 نہیں ہو بلکہ دواے ضعیف پر اکتفا کیجاتی ہو چہاں عادت مریض پس حسب
 عادت مریض کے دواے قوی اور ضعیف دینی چاہیے یعنی اگر مریض عادت
 دواے قوی کی رکھتا ہو دواے قوی دیا جائے اور اگر دواے ضعیف کا عادی
 ہو دواے ضعیف استعمال کرانی جاوے ششم فصل حدود مرض پس
 فصل حارین بقدر حرارت کے تبرید اور فصل باروین بقدر برودت کے
 تسخین چاہیے ہفتم صناعت مریض پس اگر مریض پیشہ حدادی اور حالی کا
 رکھتا ہو سہل قوی ندیا جاوے اس واسطے کہ فضول اکثران لوگوں میں تحلیل
 ہو جاتے ہیں اور قدرے قلیل باقی رہتے ہیں مشتم بلد سکونت مریض پس موافق
 بلد کے رعایت علاج میں کرنی چاہیے یعنی بلد باروین بقدر برودت کے تسخین اور
 بلد حارین بقدر حرارت کے تبرید ملحوظ رہے نہم سحشہ مریض پس اگر سحشہ برودت
 مزاج پر دلالت کرتی ہو جیسا کہ فرہی میں بقدر اس کے تسخین چاہیے اور اگر دل
 حرارت پر ہو دواے جیسا کہ لاغری میں بقدر اس کے تبرید مناسب ہو وہم قوت
 مریض پس بقدر قوت مریض کے دوا قوی دینی چاہیے قانون سوم شناخت
 کرنا چاہیے وقت مرض کا منجرا اوقات اربعہ کے یعنی کون وقت مرض کا ہی ابتدا

اور نزدیک اور انتہا اور انحطاط سے پس اگر درم ہووے ابتدا میں فقط روادع اور
 نزدیک میں روادع مع مرخیات اور انتہا میں مرخیات محلہ اور انحطاط میں محلات
 صرفہ استعمال کرنا چاہیے قاعدہ دوم سور مزاج سازج میں تبدیل اور تبدیل
 کفایت کرتی ہو اور سور مزاج مادی میں حاجت استقراغ مادہ کی پڑتی ہو پس اگر
 باقی رہے بعد تنقیہ کے سور مزاج بسبب محاورت مادہ کے تبدیل کیجاوے
 معدلات سے اور معدل ہر خلط کا منفعہ اُسکا ہو مخفی تر ہے کہ نفع خلط عبارت
 ہو معدل ہو جانے قوام خلط سے یعنی رقیق غلیظ اور غلیظ رقیق ہو جاوے
 تاکہ کما حقہ فعل مہل سے منتقل ہووے اور استقراغ باسانی واقع ہووے
 اور استعمال منفعہ کا ملینا شرط نہیں ہر بخلاف مسہلات کے اور خون محتاج نفع کا
 نہیں ہر لہذا تب دمای میں قصد اول روز لیجائی ہو مگر حیووت نسا و خون خلط
 اخلاط باقیہ کے سبب سے ہووے مناسب ہو کہ بعد استعمال منضجات خلط انحطاط
 کے اجازت قصد کی دیجاوے تاکہ اخلاط باقیہ بھی نچتے ہو کر اھراہ خون بے قصد
 خارج ہووین اور صفراے خالص تین روز میں اور صفراے غیر خالص پانچ
 روز میں اور بلغم غلیظ نو روز میں اور بلغم رقیق پانچ روز میں اور سودا پندرہ
 روز میں اکثر اوقات باستعمال منفعہ نچتے اور قابل اخراج کے ہوتا ہو اور کبھی
 ان اوقات معینہ سے بھی تقدیم اور تاخیر واقع ہوتی ہو اور اسباب مقتضی
 واسطے اسماں کے بلکہ واجب ہر رعایت اُنکی ہر استقراغ میں استقراغ و ش

ہیں اول امتلاز باعتبار کمیت اور کیفیت کے پس خلا مانع ہو دوم قوت پس
ضعف مانع استفراغ ہو مگر جب کہ ضعف اسهل ہووے ترک استفراغ سے پس
استفراغ کیا جاوے اور بعد اسکے تقویت قوت کی کچا وے سوم مزاج پس
افراط حرارت اور میں اور قلب خون مانع ہو چارم سحرہ پس افراط لاغری اور
فرہی اور تخلل بدن مانع ہو پنجم اعراض لازمہ پس استعداد ذرب اور قروح اعضاء
مانع استفراغ ہو ششم سن پیری اور طفولیت مانع ہو ہفتم وقت پس
شدت حرارت اور شدت برودت مانع استفراغ ہو ہشتم بلد پس شہر عار اور
بارد و مفرط مانع استفراغ ہو نهم صناعت پس شدید تحلیل مانند آہنگری اور جمالی
کے مانع ہو دہم عادت پس جو شخص کہ عادت استفراغ کی نہ رکھتا ہو اسپر ہستفراغات
قویہ هجوم نکلیا جاوے بلکہ دوائے لطیف قلیل قلیل علی التدریج استعمال کرائی جاوے
حتی کہ عادت ہووے مخفی نہ رہے کہ رعایت پانچ چیزوں کی ہر استفراغ میں
لمحوظ رہنا چاہیے اول اخراج مادہ کا کہ جو موقومی ہو باعتبار کمیت کے یا
کیفیت کے دوم استفراغ حسب میل مادہ کے یعنی اگر غشیان ہو استفراغ بالقوی
اور اگر معض ہووے تنقیہ بالاسہال ہونا چاہیے سوم استفراغ مادہ کا بقدر
تحمل اور برداشت مریض نے چارم اخراج مادہ کا نخرج طبعی اور مسلک عادت
سے کرنا چاہیے جیسا کہ مادہ مجرب کبد کا براہ کلیتین اور مثانہ کے اور راسا
مادہ مفرک کبد کا بذریعہ اعضاء اسہال سے استفراغ کیا جاتا ہو خپم استفراغ

بعد نضح کے چاہیے اور انتظار نضح کا واجب ہر امراض مزمنہ میں اور جائز ہر
 امراض حادہ میں مگر جب کہ مادہ ہیجان میں ہونے کے پس اس صورت میں بے تقدم
 نضح کے استقراغ مادہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ ضرر عدم اخراج مادہ کا زیادہ ہر
 ضرر اخراج مادہ غیر نضیب سے مخفی نہ رہے کہ اگر مادہ کامل الانصباب ہو یعنی
 منقطع ہو چکا ہو انصباب اسکا پس واجب ہر باتفاقہ کرنا نفس عضو سے یا نقل کرنا
 طرف عضو قریب مشارک کے پھر استقراغ کرنا اس سے جیسا کہ امراض رحم میں
 فصد صافن اور ورم موزنین میں فصد عرف تحت اللسان یجاتی ہر شرائط
 نقل مادہ کے قین میں اول خیس ہونا عضو منقول الیہ کا منقول عنہ سے اسی
 وجہ سے نقل مادہ نزلہ کا دماغ سے طرف الف کے بہتر اور طرف ریه کے نامناسب
 ہر ورم مشارکت عضو ماؤف منقول عنہ اور منقول الیہ کے درمیان میں ہی نظر
 سے امراض کبد میں فصد باسلیق امین کی بوجہ محاذات اور مشارکت قریبہ کے
 اولیٰ ہر باسلیق الیہ اور قیال سے سووم متحمل اور صابر ہونا عضو منقول الیہ کا
 مواد متجذب ہر جیسا کہ مقارغ ثلثہ صابر اور متحمل ہوتے ہیں اعضاے ریه کے
 مواد مند ثلثہ سے پس انجذاب مادہ نزلہ کا طرف ریه کے بوجہ عدم تحمل اس کے
 منع ہر اور اگر مادہ کامل الانصباب نہ ہو یعنی ہنوز انصباب اسکا واقع ہو پس
 واجب ہر جذب کرنا اسکا ساتھ مراعات شرائط اربعہ کے اول مخالفت
 بہت جیسا کہ جذب کیا جاتا ہو مادہ میں سے طرف یسار کے اور فوق سے

طرف اسفل کے اور قدام سے طرف خلف کے اور بالعکس دوم مراعات مشارکت
 جیسا کہ طمٹ جس کیا جاتا ہے وضع مجامع سے تدبیر پر جذباً الی الشریک سوم مراعات
 محاذات جیسا کہ امراض کبد میں فصد باسلیق ایمن کی اور امراض طحال میں
 فصد باسلیق ایسر کی لیجاتی ہے چارم تبعد فی المحاذاة جیسا کہ فصد اسلم ایمن
 امراض کبد میں اور فصد اسلم ایسر امراض طحال میں کشود کیجاتی ہے واضح ہو
 کہ مخالفت فی الجہتین جذب میں منع ہے فقط مخالفت جہت واحد کی بلکہ اطول
 کی کفایت کرتی ہے اسوجہ سے جذب کرنا مادہ دست راست کا طرف پائے چپ
 کے منع ہے اور طرف پائے راست کے درست بلکہ افضل ہے جذب کرنے سے
 طرف دست چپ کے بھی اور جذب کبھی ہوتا ہے طرف خلاف قریب کے اور کبھی
 طرف خلاف بعید کے پس وہ شخص کہ جس کے اعلیٰ فم سے خون کثیر جاری ہووے
 پس رعاف لانا جذب ہے خلاف قریب کیطرف اور اخراج دم کا عروق اسفل
 بدن سے جذب ہے خلاف بعید کیطرف اور جب کہ جذب کرنا مادہ کا بغیر تفراغ
 کے منظور ہووے لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور درمیان مجذوب بالیہ
 کے بعد معتد بہ ہووے اسواسطے کہ بر تقدیر مقاربت کے خوف استرجاع مادہ مجذوبہ
 کا ہے طرف مجذوب عنہ کے اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام امتلا سے بدن کے منع ہے
 تاکہ منجذب نہ ہو طرف عضو مجذوب الیہ کے مادہ کثیرہ کا کہ جسکا دفع اُس سے
 دشوار ہوا اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام توجہ اُس کے طرف عضو مجذوب عنہ کے

بھی منع ہی کیونکہ جذب معین ہوا اندفاع مادہ آخری کے تین طرف عضو مجذب و عنہ
 کے اُس قدر کہ دشوار ہووے دفع اُس مادہ کا جذب کرنے سے اور تسکین دینا
 وجہ کا ضرور ہی اگر عارض ہو مجذب و عنہ کے تین تاکہ تعارض میں الجذب میں واقع
 ہووے کیونکہ وجہ جاذب مادہ کی ہر طرف موضع اپنے کے محقق تر ہے کہ جس وقت
 فصد اور اسہال و و نون واجب ہو دین پس اگر مقدار اخلاط کی نسبت طبعی پر ہوں
 یعنی خون زیادہ ہو بہ نسبت بلغم کے اور بلغم بہ نسبت صفرا کے اور صفرا بہ نسبت
 سودا کے ابتدا فصد سے کیاوے اور بعد اُس کے بر تقدیر ہونے خلط غالب کے
 استفراغ و بر تقدیر ہونے غلبہ کسی خلط کے اکثاف فصد پر کرتا چاہیے اور اگر کمیت
 اخلاط کی نسبت طبعی پر ہووے اول خلط غالب خارج کیا جاوے اور بعد اُس کے
 فصد کیاوے اور ہوتا حملت کا درمیان میں ضرور ہی تاکہ تواتر استفراغات سے
 ضعف عارض نہوے واضح ہو کہ اگر اسہال سے ازالہ امتلا کا باعتبار
 کمیت اخلاط کے مقصود ہو واسطے مسهل کے فصل ربیع بہتر ہی کیونکہ اس میں اخلاط
 بکثرت ہوتے ہیں اور اگر ازالہ امتلا کا باعتبار کیفیت کے مطلوب ہو فصل خریف
 واسطے مسهل کے اختیار کیاوے کیونکہ مواد اس میں بیشتر ردی اور فاسد
 ہوتے ہیں اور اجتناب مسهل سے گرمی اس وجہ سے ہی کہ مجتمع ہوتا حرارت
 ہوا اور دوا اور اخلاط کا موجب فساد مزاج اور باعث احداث حُمے کا ہی
 اور احتراز مسهل سے سرمایہ بنظر محمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہوا اور

یہ تعین فصول کا واسطے سہل کے صحت میں ہر بطور تقدم بالحفظ کے مگر ہنگام
ادوائے ضرورت مرض کے ہر وقت وقت سہل کا ہر کیونکہ جائز نہیں ہر توقف
سہل کا مرض میں اس واسطے کہ باقی رہنا مرض کا مدت طویلہ تک البتہ ردی
اور باعث خطر کا ہر محقق فرمے کہ ترکیب ادویہ مسہلہ میں مراعات توجہ
کی ضرور ہر اول خلط کرنا ادویہ عطریہ مقویہ قلب کا مسہل میں ضرور ہر تاکہ
فم معدہ ضرر سے باز رہے کیونکہ کل ادویہ مسہلہ مضر ہیں فم معدہ کے تین دو
داخل کرنا زیادہ مدد رات کا اجزائے مسہلہ میں منع ہر کیونکہ اور رار ناقص کرتا ہر
اسہال کے تین سووم ترکیب دینا دوائے سریع العمل کا ساتھ بطبی العمل کے
منع ہر تاکہ بوجہ بطبی العمل کے قوت سریع العمل کی منکسر اور تاثیر دوائی ضعیف
نہو جاوے اور اگر اس طرح کی ترکیب دینے کا دوا میں اتفاق پڑے اختلاف قوت
اور ضعیف کا دو نو نہیں اس قدر ملحوظ رکھیں کہ ایک ہی مزاج اور قوت حاصل ہو
اور مساوات وزن موجب تعارض کا ہر چہ ارم اضافہ کرنا اجزائے سہل میں اس
دوا کا ضرور ہر کہ جو قوت دیوے اسکو جیسا کہ زنجبیل اضافہ کیجانی ہر ساتھ تربید
کے یعنی تربید صرف مخرج مواد رقیقہ کا ہر اور ساتھ امتزاج زنجبیل کے مواد
رقیقہ اور غلیظہ دو وزن کو خارج کرتا ہر تخم ترکیب دینا دوائے قابض کا مانند
ہلیہ کے ساتھ دوائے لزج مانند خطمی کے منع ہر کیونکہ عمل قوت عاصہ کا منافی ہر
عمل قوت ازلاقیہ کے تین و بر تقدیر ضرورت کے تنقیض مقدار قابض کی اور

اکثر مقدار لزوج کی واجب ہر ششم واسطے اصلاح دوا کے ملانا دوسری دوا کا
 ضرور ہوتا کہ ضرر اُسکا بازر رکھے اور تقدیر مقدار مہملج کی وقت عدم تیقن
 ضرر کے چارم حصہ ہوا اور وقت تیقن ضرر کے ہمچند اُسکے ہفتہم جو دوا
 مطبوخ یا نقوع میں گھل جاوے اور ثفل اُسکا باقی نہ رہے مانند مجموع
 اور نمک وغیرہ کے مقدار شربت اُسکا کامل لینا چاہیے اور وہ دوا کہ
 جسکا ثفل باقی رہے اور صرف قوت اُسکی مطبوخ میں پانی جاوے وزن
 اُسکا مضاعف لیون تاکہ عوض ثفل کے قوت اُسکی مقدار شربت میں برابر
 آوے مثلاً جس شخص کو جرم ہلیلہ دو درم دیا جاتا ہو مطبوخ میں چار درم دیا
 جاوے ہشتم جو ادویہ متعددہ مرکب کیے جاوین وزن ہر ایک کے وزن خاصہ
 اُسکے سے کہ تھا دیکھائی ہین کمتر چاہیے تاکہ مجموع سے شربت معتدل حاصل
 ہووے مثلاً جس جگہ تریب دو درم تھا کفایت کرتا ہو اور ہلیلہ چار درم اور غار یقون
 ایک مثقال اور صبر دو درم اور جوان چار سے مرکب کریں تریب چار دانگ لینا
 چاہیے اور ہلیلہ ایک درم اور غار یقون نیم درم اور صبر چار دانگ نیم دو کے مل
 کا سخت شیرین کرنا منع ہو کیونکہ اکثر اوقات طبیعت بسبب حلاوت کے عوض غذا
 کے صرف کرتی ہو اور اس سے متفعل نہیں ہوتی ہر مخفی نہ رہے کہ بعض ادویہ واسطے
 جذب کرنے بعض اخلاط کے خصوصیت رکھتے ہین جیسا کہ تریب اور شحم خنظل
 اور غار یقون واسطے تنقیہ بلغم کے اور صفو نیا اور ہلیلہ زرد واسطے صفرا کے

اور حجر ارنی اور اقیقہ و واسطی سودا کے مخصوص ہیں اور غار یقون اور برگ سنا
 اور خیارشنبہ اور صبر اور شحم خنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہیں لیکن غار یقون بلغم کے
 تین زیادہ سودا سے اور سودا کے تین زیادہ صفرا سے اور صبر اور
 شحم خنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہیں بلغم اور سودا کے تین زیادہ صفرا سے
 اور برگ سنا اور خیارشنبہ علی السویہ خارج کرتے ہیں اور ماؤریون کل مرہ
 صفرا کا ہے اور بھی بعض ادویہ مختص ہیں ساتھ بعض اعضا کے باعتبار کثرت
 استفراغ کے اُس عضو سے جیسا کہ غار یقون ساتھ صدر اور ریہ کے باخراج
 بلغم اور شحم خنظل اور صبر ساتھ دماغ اور اعصاب کے اور سورنجان ساتھ مفاصل
 کے اور سکینج اور جاوشیر ساتھ اوتار اور اغشیہ کے مخصوص ہیں مخفی نہ ہے کہ
 چند قوانین واجب الحفظ ہیں قانون جس جگہ درد ساتھ مرض کے جمع ہووے
 واجب ہے کہ اول تسکین درد کی کریں اور بعد اسکے معالجہ مرض میں مصروف ہوں
 جیسا کہ قوتج میں اول تسکین وجع کی کیجاتی ہے اور بعد اسکے علاج سدہ کا ہوتا
 ہے قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوئیں اس طرح پر کہ حصول صحت دوسرے کا
 موقوف ہووے حصول صحت پہلے پر مانند ورم اور قرحہ کے پس چاہیے کہ
 اول علاج ورم کا کریں تاکہ زائل ہووے سور مزاج کہ سبب ورم کا ہے اور
 بدون زائل ہونے سور مزاج کے بہتر ہوتا ورم کا اور بغیر دفع ہونے ورم کے
 درست ہونا قرحہ کا دشوار ہے اس واسطے کہ ورم سبب سور مزاج اور عدم اعتدال کے

مانع ہو تصرف غذا اور جزو ہو جانے اُسکے سے پس عضو مقروح کیونکر بدون جزو ہو جانے غذا کے اقیام پذیر ہوگا قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوں اس طرح پر کہ ایک مرض اصلی ہو اور دوسرا عرض اُسکا پس علاج اصل مرض کا کریں اور رعایت عرض کی ملحوظ رکھیں مثل حمی اور صداع کے کسواسطے کہ صداع عرض حمی ہوتا ہو قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوں اس طرح پر کہ ایک سبب دوسرے کا ہوتے مانند سدہ کے کہ سبب حمی کا ہو پس چاہیے کہ علاج سدہ کا شروع کریں اور سختات مفتوحہ سے اندیشہ نکرین اسی طور سے علاج سل کا کہ سبب حمی دقیہ کا ہو اول کرنا چاہیے اور استعمال محفقات سے کہ علاج قروح کا ہو اندیشہ مضرت حمی کا نکرین کیونکہ بدون دفع سبب کے ازالہ مسبب کا نہیں ہو سکتا ہو قانون و مرض مجتمع ہوں اس طرح پر کہ ایک مشکل ہو دوسرے کی نسبت مانند حاد اور مزمن مثل سونو خس اور فالج کے پس چاہیے کہ علاج سونو خس میں تطفیہ اور فصد سے مشغول ہوں اور رعایت دوسرے کی بھی ملحوظ رکھیں واضح ہو کہ معالج کو امراض حادہ اور اُن امراض کے معالجبہ میں کہ جو ساتھ تپ کے ہوتے ہیں مثل سرسام اور ذات الجنب اور ورم معدہ اور ورم جگر کے کمال ہو شکاری اور احتیاط و رکاوٹ ہو اور اسی طور سے اسہال میں اور حمیات میں بھی خوض اور ہوشیاری چاہیے کیونکہ اقسام اسہال اور حمیات کے بہت ہیں امتیاز ہر ایک قسم کی مشکل سے ہوتی ہو محقق نہ رہے کہ حمیات میں اور اُن امراض میں کہ جو ساتھ تپ کے

ہوتے ہیں مہل دینا قبل ہفتہ کے منع ہو مگر ہنگام ادعائے ضرورت شدید یعنی ہجرت
مرض اور خطر ہلاکت مریض کے مہل دینا روز پنجم میں مضائقہ نہیں آیام استعمال مہل
کے تھینا سولہ ہیں روز ہشتم و دہم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم و بیست و دوم
و بیست و سوم و بیست و چہم و بیست و ششم و بیست و نہم و سی و دوم و سی و سوم و
سی و چہم و سی و ششم و سی و نہم واضح ہو کہ یہ آیام فقط حمیات لازمہ میں اسطے
مہل کے قرار دیے گئے ہیں کیونکہ حمیات نامیہ میں یوم الموبہ روز ہجران
کا اور یوم الراحة روز مہل کا ہر فائدہ سوم عمل حقہ کا بہتر معالجہ ہے نفیض
فضول میں امعا سے اور جذب کرنے میں اعلیٰ سے طرف اسفل کے اور
اُس سے ورد کردہ اور شانہ کو تسکین ہوتی ہے اور قولنج میں مفید ہو مگر
حقہ حادہ مضیف جگر اور مورث حمی کا ہو حتیٰ الوسع ساتھ اُسکے مبادرت
نہ کیجاوے اور داخل کرنا ادویہ مخدرہ کا مثل افیون کے اور ادویہ عوارضہ کا
مثل طہلیجات کے حقہ میں منع ہے اور تکثیر مزقات اور جالیات کی بھی نامناسب
ہے اور صاحب حمی کے حقہ میں شرباک کرنا ملح کا ناجائز ہے اور ہنگام اُسکے استعمال
میں عطشہ و رسعال سے اجتناب کرنا ضرور ہے اور قبل احتقان کے استعمال کرنا
مثل گلقدار و مصطکی وغیرہ اور شوربا وغیرہ کا کہ حسین تو اہل شرباک ہوں مناسب
ہے کیونکہ عمل حقہ کا خلور معدہ میں مضر ہوتا ہے اور دوائی حقہ کی کم نصف رطل
سے اور زیادہ و دوا رطل سے نہ چاہیے محقق نہ رہے کہ قواعد قوس کے

سات ہین اول تقویت معدہ کیونکہ ضعف معدہ ہین عارض ہوتا ہی مگر بسبب
 فضلات کے کہ جو قوی سے دفع کیے جاتے ہین اسی وجہ سے قوی کرنا ہر جینے میں دوسرے
 نہایت مفید ہر دوم ازالہ ثقل راس کیونکہ گرانی سر کی تصاعد بخارات معدہ
 سے حادث ہوتی ہی پس قوی کہ رفع تصاعد بخارات کا کرتی ہی بالضرور باعث خفت
 سر کی ہوگی سو ہم تیز کرنا اور جلا دینا بصر کا بوجہ نقار روح باصرہ کے اجزہ سے
 کیونکہ اندفاع مواد باعث ہر انقطاع تصاعد بخارات کا کہ جو علت ظلمت بصر
 کی ہر چہ ارم پیدا کرنا اشتہائے طعام کا بسبب ازالہ رطوبات و سمہ اور جلوه
 کے معدہ سے کیونکہ اجتماع رطوبات سے معدہ میں سقوط شہوت صالحہ اور
 حدوث شہوت ردیہ کا ہوتا ہی پنجم حکم کرنا بدن کا بوجہ اصلاح ہضم اور تنقیص
 رطوبات کے ششم فائدہ بخشایر قان میں اسوجہ سے کہ قوی خارج کرتی ہی صفرا
 کے تین بسبب بالا ہونے اسکے پس انتشار اسکا طرف ظاہر بدن کے کہ وہ
 عبارت ہر یرقان سے ہوگا ہفتم نفع کرنا تخمہ اور امراض مزمنہ میں مثل
 جذام اور استسقا اور فالج اور رعشہ کے کیونکہ ان فضلات سے امراض
 مذکورہ مدد پاتے ہین مخفی نہ رہے کہ قوی مفراط مضر اور مضعف ہر معدہ کے
 تین بسبب کثرت حرکات غیر طبیعیہ اور جذب مواد کثیرہ کے اور صدر کے
 تین بسبب افراط تحریک آلات اسکے کے اور بصر اور سمع کے تین بوجہ
 ارتفاع اجزہ ردیہ کے طرف انکے و لیس المناقاة بین الکلا میں کیونکہ تجدید

بصرین اعتدال فی اور تضرر بصر میں افراط فی مرطی اور دندان کے تین سبب
مرور اخلاط کے اسپر اسی وجہ سے دانت زرد ہو جاتے ہیں افراط فی اور
کبد اور ریه کے تین بوجہ انجذاب مواد کے عروق سے طرف انکے اور بھی
اوجاع میں اور ایام حمل میں مضر ہو خصوصاً مفراط اور اگر حاملہ کے تین فی خود بخود
عارض ہووے بھی بند کرنا نہ چاہیے مگر حسب ضرورت اور کرنا چند بار ہر روز
بعد تناول غذا کے مبتلا کرتا ہی امراض رویہ میں مثل ضعف معدہ اور لاغری
اور سقوط قوت کے واضح ہو کہ چند اشخاص صلاحیت فی کی نہیں رکھتے ہیں
ضیق الصدر روی النفس و تبق الرقبه ضعیف المعده فریہ مفراط غیر معتاد
بہر متعسر القی اور وہ شخص کہ مہیا اور مستعد ہووے ساتھ نفث الدم کے
اور ساتھ حدوث ورم حلق کے اس واسطے کہ قی سے یہاں خوف آفات کا ہی
اور وقت قی کا باعتبار فصول کے صیف اور ربیع اور باعتبار ساعات کے
نصف النہار ہی اسوجہ سے کہ وقت گرم مدد دیتا ہی اخراج کے تین اور
استعمال کرنا قی کا نہار خوب نہیں ہو فصل سوم اور وہ مشتمل ہو فوائد ثلثہ پر
فائدہ اول قصد استفراغ کلی ہو بوجہ مستخرج ہونے کل اخلاط کے رگ
سے کیونکہ خون مرکب الاخلاط ہی یعنی جس طرح عروق میں خون ہوتا ہی صفرا
اور بلغم اور سودا بھی باختلاط خون انہیں ہوتا ہی پس استفراغ اسکا استفراغ
کل اخلاط کا ہی غایۃ الامر یہ ہے کہ بہ نسبت خون کے اخلاط ثلثہ کثر خارج ہوتے ہیں

بخلاف اور تنقیات کے کہ انہیں صرف دو یا تین خلط مستفرغ ہوتے ہیں مخفی نہ رہے کہ سزاوار قصد کے تین شخص ہیں اول وہ شخص کہ جسمین استعداد ہو حدوث مرض کی ہنگام کثرت یا فساد خون کے دوم وہ شخص کہ جبکہ خون مرض اور آفت کا ہو بدون تغیر اور کثرت خون کے جیسا کہ حالت ضربہ اور سقطہ میں قصد لیجائی ہوتا کہ ورم سے محفوظ رہے سوم وہ شخص کہ جو مبتلا ہو امراض دوسری میں اور احتراز قصد سے چند مقامات میں ضرور ہر اول قویٰ غیر ورمی میں کیونکہ جذب کرنا مادہ کا طرف غیر امعاء کے موجب زیادتی جس کا ہو لیکن قویٰ ورمی میں قصد مفید ہوتی ہو دوم ایام حل میں کیونکہ اخراج دم کا باعث نقصان غذا ہے جنین کا اور موجب ضعف حاملہ کا ہوتا ہو پس اس صورت میں خوف اسقاط حمل کا ظاہر ہو سوم ایام طہت میں تاکہ خون حیض کا قبل اوقات معمول سے بند نہو جائے بوجہ توجہ خون کے دوسری طرف چارم روز نوبت تب میں کیونکہ اس روز طبیعت مقابلہ مرض میں مصروف ہوتی ہے پس اسکی تحریک سے ضعف اور اضطراب زیادہ ہوگا پنجم حمی شدیدہ التهاب میں کیونکہ خروج خون کا اس تب میں زیادہ گرتا ہے التهاب کے تین بوجہ تیزی صفر کے بواسطہ تنقیض مقادیم اسکے کہ عبارت خون سے ہر ششم ابتداء حیات غیر حادہ میں کیونکہ مادہ ان حیات میں غلیظ ہوتا ہے پس اخراج خون کا بسبب برودت کے موجب

زیادتی غلظت کا ہوگا لیکن ہنگام فصیح ہو جانے مادہ کے بنظر استیصال مرض کے
 فصد لینا مفید ہو تا ہی ہفتہ مزاج شدید البرد میں اور شہر شدید البرد میں بوجہ قلت
 خون کے ہاشم وجع شدید میں تاکہ تحلیل روح اور ضعف قوت زیادہ عارض
 نہوے لیکن جسوقت خوف اس امر کا ناشی ہو کہ وجع محدث ورم کا ہر عضو شریف
 یا عضو رئیس یا اس عضو میں کہ جو مجاور اعضائے شریف کے ہووے یا وجع بسبب
 ورم اعضائے باطنہ کے ہو پس اسوقت میں فصد جائز ہو جیسا کہ ذات الجنب وغیر
 میں نہم بعد استحمام محلل کے اور بعد جماع کے بوجہ افراط نقصان روح کے
 وہم سن کمتر از چہار وہ سالگی میں کیونکہ افتقار نمو کا اس سن میں زیادہ ہو پس
 تنقیص خون کی متافی اُسکے ہوگی یا زوہم سن شیخوخت میں کیونکہ خون اس سن
 میں کمتر اور ضعف قوی تر ہو تا ہی و زوہم افراط لاغری اور افراط فرہی میں
 کیونکہ شدت نقصان خون سے ضعف زیادہ تر عارض ہوگا واضح ہو کہ فصد
 قبل تین روز کے جانب مخالف وجع سے لیجاتی ہو اور بعد تین روز کے
 جانب موافق وجع سے کشود کیجاتی ہو اور وہ مقصود وہ کہ ہاتھ میں واقع
 ہین چہرہ ہین قیقال یعنی سر اور شعبہ کتفی ہر بالاتفاق اور یہ رگ برابر ابہام کے
 واقع ہو اور فصد اسکی واسطے اخراج خون کے سر اور گردن سے مخصوص ہو
 اکحل یعنی ہفت اندام مرکب ہر قیقال اور باسلیق سے اور واقع ہو برابر سیاہ
 کے فصد اسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہو باسلیق اور وہ

برابر وسطی کے واقع ہر مٹھی نزہے کہ ہر ہاتھ میں ایک ورید کتفی اور ایک ورید
ابطلی ہوتی ہے اور ورید کتفی عضد میں منشعب ہوتی ہے ایک شعبہ اُسکا بغیر اختلاط
شعبہ ابطلی کے ہے اور وہ قیقال ہے اور باقی شعبہ اُسکے ساتھ شعبہ ہا سے ابطلی
کے مختلط ہوئے ہیں اور کل اور وہ ہاتھ کے سوائے قیقال کے بالاتفاق اور
سوائے جبل الذراع کے بالاختلاف مخلوق میں شعب مختلط ابطلی اور کتفی سے
حاصل یہ ہے کہ باسلیق قریب مرفق کے پہونچ کر دو شعبہ ہو گیا ہے شعبہ بزرگ علوی
کے تئیں باسلیق اور شعبہ جزو سفلی کے تئیں باسلیق ابطلی کہتے ہیں ورنہ باسلیق
کی تنقیہ خون کا بیشتر کبد اور طحال اور جنب اور ریه اور صدر اور ورکین اور
رکبہ اور ساق اور قدم یعنی کل اعضائے ماتحت عنق سے کرتی ہے جبل الذراع
حکم اُسکا موافق قول قدما اور شیخ کے حکم قیقال کا ہے کیونکہ نزدیک اُنکے یہ
رگ بھی کتفی محض ہے اور نزدیک متاخرین کے حکم باسلیق میں ہے ابطلی کہ
جسکو باسلیق ابطلی اور اسلیم بھی کہتے ہیں قصد اُسکی تنقیہ خون کا احتیاط اور
اعضائے اسفل سے کرتی ہے اسلیم موضع قصد اُسکا مابین خنصر اور
خنصر ہوا اور اسلیم راست او جاع کبد کے تئیں اور چپ او جاع طحال کے تئیں
بالنات مفید ہے اور بالتبع ہر واحد اس سے ریه کے تئیں اور ان اعضا کے تئیں کہ
مجاور ہیں کبد اور طحال کے تئیں نافع ہے اسلیم چپ امراض قلب کے تئیں بھی
نفع دیتی ہے بشرط اس بات کے کہ سبب اُسکا جگر میں نہ ہو کیونکہ اگر مبداء مرض

قلب کا جگر میں ہووے اسلیم راست زیادہ تر نافع ہو اور اگرچہ باسلیق امراض
کبد میں اور ایسے امراض سپر زمین بوجہ وسعت طریق اور قرب خروج کے نہایت
مفید ہر لیکن فصد اسلیم بھی بنظر امالہ مادہ کے بجانب بعید باوجود قلت خروج
کے فائدہ کثیر رکھتی ہو اور وہ مقصودہ کہ جو سپرین واقع ہیں زمین میں صافن
فصد اسکی استفراغ خون کا اُن اعضا سے کہ جو ماتحت کے واقع ہیں کرتی ہو
اور امالہ اسکا نواحی اعضا سے عالیہ سے طرف سافلہ کے کرتی ہو اور اسی وجہ سے
امراض دمویدہ و ماغیہ میں تقدم فصد صافن کا مستحسن ہو اور اور اطمث کا اور
تفتیح افواہ بواسیر کی کرتی ہو اور قائم مقام عرق النساء کے ہر وجع عرق النساء میں
اور واسطے خارش اور قروح ران اور خصیہ اور قضیب کے نہایت نافع ہر عرق النساء
واسطے نقرس اور دوالی کے مفید ہو اور وجع عرق النساء میں قوی تر ہو صافن سے
ماہض فصد اسکی واسطے درد احشا اور درد پشت اور درد رحم کے فائدہ مند ہو
اور حکم اسکا حکم صافن کا ہر لیکن اور اطمث اور اوجاع مقعد اور بواسیر میں زیادہ
نافع ہو صافن سے عروق مقصودہ کہ جو ساتھ سر اور وہن کے تعلق رکھتی ہیں
چار رگ کہ دونوں لب پر واقع ہر یعنی ہر لب پر دو رگ فصد اسکی واسطے
بخور اور قروح فم اور قلاع اور اوجاع لثہ اور امراض لب کے نافع ہو
عرق تحت اللسان کہ باطن ذقن میں ہو فصد اسکی خناق اور ورم لوزین
میں نہایت سود مند ہو عرق الجیمہ فصد اسکی ثقل سر اور ثقل عینین اور

صداع مزمن کے تین فائدہ مند ہر فائدہ دوم حجامت و قسم ہی بشرط اور
 بلا شرط پس مع الشرط سے استفراغ خون کا نفس عضو سے ہوتا ہی اور ضرر
 اسکا اعضاے زمیہ تک نہیں پہنچتا ہی اور جو ہر روح بھی کم استفراغ پاتا ہی
 اور جبکہ مادہ بافراط عضو میں جمع ہووے قبل فصد کے تنقیہ نفس عضو سے منع ہی
 اور حجامت قبل ازد و سالگی و بعد از شصت سالگی ناجائز ہی مخفی نہ رہے کہ
 رطوبات اور اخلاط بدن کے حسب ازد و یاد نور قمر کے زیادہ ہوتے ہیں پس
 طرف ظاہر بدن کے رجوع کرتے ہیں اور ہنگام کامل ہونے نور قمر یعنی تاریخ
 سیزدہم و چار دہم و پانزدہم میں ساتھ کمال غلبہ کے ہوتے ہیں اور بعد اسکے طرف
 باطن کے توجہ کرتے ہیں چونکہ اخلاط صالحہ بوجہ لطافت کے سہل الحکت ہیں اور
 بعجلت تمام میل طرف باطن کے کرتے ہیں اور اخلاط فاسدہ بسبب غلظت کے
 اس سرعت سے حرکت نہیں کرتے ہیں پس اسی وجہ سے اوائل ہفتہ سومی
 یعنی تاریخ شانزدہم و ہفتدہم واسطے حجامت اور ارسال علق کے مقرر ہی
 کیونکہ اس صورت میں خون فاسد صرف خارج ہوتا ہی اور اول اور آخر مہینے
 میں اخلاط باطن میں ساکن اور مجتمع ہوتے ہیں اور تاریخ چار دہم میں بسبب
 غلبہ کے اخلاط صالحہ ساتھ اخلاط فاسدہ کے مختلط ہوتے ہیں پس اس صورت
 میں خروج خون کا کماہم یعنی نہوگا اور اس تقدیر پر اخراج اخلاط صالحہ کا بھی
 واقع ہوگا اور تجویز فصد کی اوائل نصف میں اور مانعت اسکی چار دہم میں

مثل حجامت وغیرہ کے ہر بلکہ قصداً اول اور آخر مہینے میں بھی درست ہو کیونکہ قصداً
 اخراج دم کا باطن سے بھی کرتی ہو بخلاف حجامت کے غایتہ الامریہ ہو کہ توقف کرنا
 قصداً اختیاری سے ہفتہ اول اور آخر مہینے میں بوجہ تکاثف اخلاط کے بہتر ہو
 کیونکہ اخراج مواد غیر متکاثف کا بہ نسبت مواد متکاثف کے آسان ہو اور تعینات
 اوقات کے قصداً اختیاری میں ہو اور قصداً اضطراری کی جسوقت کہ حاجت پیش
 ہو دے لجاوے مگر بحران میں واضح ہو کہ حجامت مقدم راس صداع کے تین
 مفید اور حس ذہن کے تین مضر ہو اور حجامت مابین کفین خلیفہ باسلیق کا اور حجامت
 نفور یعنی معاک پس سر خلیفہ اکمل کا ہو اور رد اور سحر اور قلاع اور نقل اجقان
 کے تین مفید ہو لیکن محدث نسیان کا اور حجامت قطن و امیل اور شور و فخذ
 بین اور نفرس اور بوا سیر اور دار الفیل کے تین فائدہ مند ہو اور حجامت
 سابق قریب قصداً صافن کے ہو اور حجامت بلا شرط بلا نار جذب کرتی ہو جانب
 مخالف مادہ کے تین اور واسطے تحلیل ریح اور تسکین درد کے بھی نافع ہو
 اور عجمہ ناری جسکے مادہ غلیظ ہو استعمال کیا جاتا ہو فائدہ سوم ارسال
 علق میں یہ اور ام میں اور بھی امراض مزمنہ جلد یہ میں اکثر نافع ہوتا ہو اور
 جذب اسکا بہ نسبت جذب حجامت کے زیادہ تر ہو بلکہ یہ جذب نہیں کرتا ہو
 بجز خون فاسد کے تین اور جو شرائط کہ حجامت میں مذکور ہیں بیان بھی معتبر ہیں
 لیکن اطفال شمش ماہہ بلکہ چل روزہ میں بھی ارسال علق کی اجازت ہو

اگرچہ عدد اقلیس ہو وین بخلاف حجامت کے کیونکہ وہ قبل از دو سالگی منع ہے خاتمہ
 کیفیت حدوث ہیفہ و بانی کی بجائے یہ ہے کہ حقیقۂ سبب و باب کا تغیر اور تحلیل ہو جانا
 ذاتاً و کیفیتاً ہوا کا ہر طرف فساد و عفونی اور رورات کے محفی سرے
 کہ استحالة اور تغیر کیفیت ہوا کے سبب تین ہیں اول فسادات ارضی مثل
 انجرہ اور اوختہ ردیہ کے کہ بلند ہوتے ہیں آبہائے متغیر اور خنادق اور
 اجسام گندیدہ اور قاذورات شہر اور معا دن سوذیہ سے اور یہ اسباب کبھی
 قریب سے اٹھکر ہوا کو فاسد کرتے ہیں اور کبھی بعید سے توسط ریح کے مثلاً
 بخارات ردیہ نے ایک مقام متعفن سے منفصل اور ہوا قریب میں مخلوط ہو کر
 فساد پیدا کیا وہ بخارات مفسدہ بسبب شدت اور تندی ہوا اس جگہ کے
 مواضع بعیدہ میں محل تولد اپنے سے پہونچ کر باعث رفع تندی اور کم ہو جانے
 شدت ہوا کے اس موضع میں پہونچنے تک ہوا اس شہر صحیح الہوا کے ساتھ
 مخلوط ہو کر فاسد کرتے ہیں اسی طور سے ہیفہ سرایت کرتا ہے ایک شہر سے
 دوسرے شہر تک حتیٰ کہ بخارات ردیہ تحلیل ہو وین دوم منیرات سماوی
 یعنی اوضاع فلکی بھی موجب اس تغیر کے ہیں جس طرح پر سدرہ میں جمیع تہرات
 کے کہ اس عالم میں واقع ہوتے ہیں اسی قبیل کی یہ بات ہے کہ جہوت کو اکب
 تغیر اشعار مثل مرج از سیارات و قلب الاسد و عین النور و شہری شام
 و شہری شامیہ انہ ثوابت حیر و احد میں آفتاب کے ساتھ جمع ہو کر مسامت

ہو مین حرارت ہو حادث کرتے ہیں اور اگر سمت الراس سے زیادہ بعید
 ہو مین تکون تبرید ہوتا ہے سو م تغیرات فصول یعنی جسوقت فصول معینہ مزاج
 خاص اپنے سے منحرف ہو جاوین مثلاً فصل سرما گرم و خشک و عدیم المطر فصل
 صیف بارندہ و مطیر فصل ربیع سرد و خشک و فصل خریف گرم و تر
 ہو جاوین اُسوقت بھی و با حادث ہوتی ہے پس علت تامہ حدوث امراض
 و بانی کی صرف فساد ہوا ہے مگر استعداد اور قابلیت ابدان کی شرط ہے اور استعداد
 اور قابلیت فساد کی اُن ابدان میں ہے کہ اخلاط فاسدہ رو یہ سے ممثل ہو مین
 یا مفتوح المسام یا ضعیف القوی ہو مین اصل خلقت میں یا بسبب کثرت جماع
 وغیرہ کے اور وہ لوگ کہ جو معتاد کثرت استحمام کے ہوئے اس واسطے کہ کثرت
 استحمام سبب ضعف بدن اور توسع مسام کا ہے اسی وجہ سے ہوا انہیں بزودی
 نفوذ کرتی ہے اور اثر اُسکا اعضائے رئیسہ تک پہنچتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت
 فساد ہوا باعث خلط بخارات ارضیہ کے ساتھ فساد بدن کے جمع ہوگا ہیضہ
 پیدا ہوگا صرف فساد ہوا سے ہیضہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ صرف تاثیرات سماوی
 اور تغیرات فصول سے نہیں ہوتا ہے بدون قابلیت اور استعداد بدن کے
 پس رفع فساد ہوا کا بوجہ تصفیہ کثافات ارضیہ کے بوجہ حکام عالی مقام کے
 جیسا کہ بالفعل اس ضلع میں ہو رہا ہے اور رفع فساد بدن کا باعث تنقیہ مواد
 اور تکثیف مسامات اور تقویت ابدان کے کارروائی اور تدبیر اطبا سے ہو سکتا ہے

مگر وہ سبب ہیضہ کے یعنی تاثیرات سماوی اور تغیرات فصول حکیم اور حاکم کے
اختیار سے باہر ہیں اور قبضہ قدرت احکم الحاکمین میں ہیں لہذا حصر معالجہ ہیضہ
کا اختیار سے خارج ہے اسی وجہ سے جو دوا ہیضہ کی بہ نسبت اکثر مریضوں
کے مفید ہوتی ہے بعض لوگوں کی نسبت فائدہ نہیں بخشتی ہے واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب

ولقد استرح القلم من تحریر ہذہ الرسالة فی سبع عشرة لیلاً وکان ابتداء ہا
فی ثالث المحرم المحترم واحتتامہا فی تاسع عشر منہ المنسلک فی السنۃ الخامسة
من العشرة الثمانية بعد الالف والمائین ہجرة رسول الثقلین صلی اللہ علیہ و
علی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

قطعات تاریخ مطبوعہ سابقہ ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء بطور یادگار
قطعہ تاریخ طبغزاد منشی کا لکاپر شاہ موجود

ہر شفا فی زمانہ وہ حکیم	جسے کی یہ فکر مضمون علاج
نام میں پہلے مشرف پھر حسین	بو علی طب فلاطون علاج
زخمی گل اس کے مرہم کا شکر	زرگس بیمار مسمون علاج
ناطقہ اعجاز عیسے کا ہی بند	کھل گئی تاثیر افسون علاج
غسل صحت کر رہا ہے ہر مریض	موج زن ہے جیسے جیون علاج
خوب ہی حکمت سے یہ نسخہ لکھا	کی مرکب طرفہ معجون علاج

شربت دینار کے محتاج کو	ہاتھ آیا گنج قسار و ن علاج
بھیج موجودہ یہ تاریخ طبع	ہر نہایت تحفۃ قانون علاج ۱۲۸۵ھ
ولہ تاریخ سنہ سی	
ہر نام جو تحفۃ اطبا اسکا	ساتھ اسکے ہر قانون علاج مری
آغاز میں دیکھ کر زروے آغاز	موجودہ نے اسیکو عیسوی سال لکھا
ایضا طبغرا د میر آغا علی صاحب شتخلص بہ آغا	
دو لفظ یہ جسکے نام نامی میں ہیں	اول میں مشرف اور حسین آخر پر
کی اُس نے یہ تحفۃ الاطبا تصنیف	حکمت کے فلک کا ہر وہ مہر انور
کیا خوب لکھے رموز طب یونان	بقراط سے دیجیے نہ نسبت کیونکر
بے ساختہ ہر یہ مصرع سال آغا	ایمان سے ہر تحفۃ اطبا بہتر ۱۲۸۵ھ
ایضا طبغرا دمشقی بھگوان دیال صاحب عاقل	
چو قانون مرض گردید مطبوع	بائیں بہین با صد لطافت
رقم زد مصرع تاریخ عاقل	چنانا در کتاب فن حکمت ۱۲۸۵ھ
ایضا طبغرا دمشقی ویا کرشن صاحب ریحان	
آن نامور کہ ذاتش از ہر شہر مشرف	وز عقل کل فزون تر در فطرت و کیاست
عیسی بخرچ چارم کاش از زمین برقی	از جان نوازی او گشتی چہ پند است
گویم مشرف اول خواہم حسین آخر	زمین ہر دو لفظ نامش معروف شد بعزت

خوش نسخه رقم زد این تحفة الاطبا	پیرایه فصاحت سر مائیه بلاغت
رتبان بسال هجرت تاریخ خوب گفتم	این تحفة الاطبا قانون حد حکمت

خاتمه الطبع از کار پردازان مطبع

الحمد لله الحكيم که نسخه رسودمند خاص و عام مسمی به تحفة الاطبا قانون علاج مرضی
مصنفة قدوة الاطبا زبدة الحكماء جناب حکیم سید مشرف حسین صاحب خیر آبادی
بارششم مطبع نامی و گرامی منشی نو لکشور واقع لکهنو میں بعالی ہمتی جناب
منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بہاہ - اکتوبر ۱۹۰۸ء
مطابق ماہ جادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ مطبع ہو کر مطبوع خاص و عام ہوا۔

